سوال

میرے والد نے میری خالہ سے شادی کی اور بیمار ہوئی تو انہیں دماغی ہاسپٹل میں داخل کرا دیا گیا، مجھے علم نہیں کہ والد صاحب نے میری والدہ سے نکاح کرنے سے قبل میری خالہ کو طلاق دی تھی یا نہیں، اور پھر میری خالہ فوت ہوگئی اور میری والدہ سے چار بیٹے پیدا ہوئے، کیا میں اور میرے بھائی حرام اور زنا کی اولاد شمار ہونگے ؟

جواب

الحمد للہ

اول :

علماء کرام کے ہاں جن عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ان میں دو بہنوں کو ایک ہی نکاح میں جمع کرنا شامل ہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے محرم عورتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے :

اور یہ کہ تم دو بہنوں کو جمع کرو النساء (23).

قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"امت کا اجماع ہے کہ اس آیت کی بنا پر دو بہنوں کو ایک ہی نکاح میں جمع کرنا منع ہے " انتہی

دیکھیں : الجامع لاحکام القرآن (116/5).

اور مستقل فتاوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے :

"ایک ہی نکاح میں دو بہنوں کو جمع کرنا کتاب و سنت کی صریح نصوص کی بنا پر حرام ہے، چاہے وہ بہنیں سگی ہوں یا پھر والد کی جانب سے یا ماں کی جانب سے، اور چاہے وہ دونوں بہنیں نسب سے ہوں یا رضاعت سے، آزاد ہو یا لونڈیاں یا پھر ایک آزاد اور ایک لونڈی

صحابہ کرام اور تابعین عظام اور سب سلف اس پر متفق ہیں اور ابن منذر رحمہ اللہ اس قول پر اجماع نقل کیا ہے " انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (235/18).

اس بنا پر اگر تو آپ کے والد نے آپ کی خالہ کو طلاق دینے اور اس کی عدت گزرنے کے بعد آپ کی والدہ سے شادی کی تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے

لیکن اگر اس نے آپ کی خالہ کو طلاق دینے یا پھر اس کی عدت گزرنے سے قبل آپ کی والدہ سے شادی کر لی تو یہ شادی باطل ہے، اور اس کے لیے اس عورت سے علیحدگی کرنا ضروری ہے اور اس عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس شخص کو اپنے قریب آنے دے

اور جب اس کی عدت گزر جائے تو پھر اس کے لیے جائز ہے کہ وہ نئے مہر اور نکاح کے ساتھ اس سے شادی کر لے

دوم :

یہ نکاح اگرچہ باطل تھا لیکن اس سے نسب ثابت ہوگا، عقد نکاح میں شبہ کی موجودگی کو مدنظر رکھتے ہوئے اس باطل نکاح سے اس کی اولاد زنا کی اولاد شمار نہیں ہوگی، ہوسکتا ہے اس کے خیال میں ہو کہ پہلی بیوی سے حسی طور پر علیحدگی یعنی اس کا ہاسپٹل میں داخل ہوجانا اس کے لیے اس کی بہن سے نکاح کو مباح کر دیتا ہے

ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ دو بہنوں سے نکاح کرنے والے شخص کے متعلق کہتے ہیں :

" اگر ان دو بہنوں میں سے کسی ایک کا اس شخص سے بچہ پیدا ہوگیا یا پھر دونوں کا تو نسب ثابت ہوگا اور اس بچے کو اس شخص سے ملحق کیا جائیگا؛ کیونکہ وہ یا تو صحیح نکاح سے ہے، یا پھر فاسد نکاح سے، اور دونوں میں ہی نسب ملحق ہوتا ہے " انتہی

دیکھیں : المغنی (58/6).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" جس نے بھی کسی عورت سے فاسد نکاح کیا جس نکاح کے فاسد ہونے پر اتفاق ہو، یا پھر اس کے فاسد ہونے میں اختلاف پایا جاتا ہو، اور اس شخص نے اس عورت کو اپنی بیوی سمجھتے ہوئے اس سے وطئ اور مجامعت بھی کر لی تو اس سے پیدا شدہ اولاد اس شخص کی طرف ملحق ہوگی اور وہ ایک دوسرے کے وارث ہونگے اس میں مسلمانوں کا اتفاق ہے " انتہی

دیکھیں : مجموع الفتاوی (14/34) مختصر

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کی اور پھر اس کے ساتھ اس کی بہن سے بھی نکاح کر لیا تو اس کا حکم کیا ہوگا ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

" ان کی یہ شادی صحیح نہیں؛ بلکہ باطل ہے، اور اس شخص اور اس کی آخری بیوی کے مابین علیحدگی کرانا ضروری ہے

چنانچہ اس مرد اور عورت میں علیحدگی کرانا واجب اور ضروری ہے جس نے یہ حرام نکاح کیا ہے، اور اس عقد نکاح سے احکام نکاح میں سے کچھ بھی ثابت نہیں ہوگا؛ لیکن اگر جہالت کی حالت میں اگر ان کی اولاد پیدا ہوگئی تو یہ اولاد اس شخص کی طرف منسوب ہوگی اور وہ ان کا باپ کہلائیگا تو اس طرح یہ اولاد اپنے ماں اور باپ کی اولاد ہوگی "

واللہ اعلم .